Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 48-83 نمبر 12
بدھ 15 رمضان۔1418ھ 14 صلح 1377ہش 14 جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے، مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے، ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے، تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی، چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے، مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے، کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 511)

اللہ کے فرمانبردار بندے اپنے عہد سے کبھی غافل نہیں ہوتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔

ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہوگا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی۔ یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو بھڑکاتا ہے اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرات کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالہ کیوں نکلتا ہے اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے اس لئے سوداگر کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں کہ افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل نہ کرے جو قانون عام نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

(از خطبہ 8 جون 1923ء)

شکریۂ احباب

محترمہ صاحبزادی ناصرہ صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

مکرم حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے موقعہ پر اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے مختلف جماعتوں، جماعتی اداروں، ذیلی تنظیموں اور احباب اور خواتین نے بہت کثرت کے ساتھ ٹیلی فون، فیکس، تاروں اور خطوط کے ذریعہ میرے، میرے بچوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح کثیر تعداد میں احباب اور خواتین خود تشریف لائے ہیں اور اس موقعہ پر ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے پیار اور محبت اور ہمدردی کے ان جذبات کا اظہار ہمارے لئے تسلی اور ڈھارس کا موجب ہوا ہے۔ جس کے لئے ہم ان تمام احباب کے شکر گذار ہیں اور اپنے اللہ کے بھی شکر گذار ہیں کہ اس نے اپنی رحمت سے جماعت کے افراد کو محبت اور پیار کے ایک ایسے رشتہ سے باندھ دیا ہے جس کی نظیر خونی رشتوں میں بھی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ محبت کا یہ بندھن ہمیشہ قائم رکھے اور اسے مضبوط تر فرمائے۔ آمین۔

ہم جملہ احباب اور خواتین کی خدمت میں انفرادی طور پر خط لکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر پیغامات اور خطوط کی کثرت کے باعث اس میں وقت لگ جائے گا۔ بعض کے ایڈریس بھی نہیں ہیں۔ اس لئے میں الفضل کے ذریعہ اپنی طرف سے اپنے بچوں اور جملہ عزیزوں کی طرف سے تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ دعا بھی کریں کہ میرے بچے آپ کی خوبیاں اپنانے والے ہوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سب بھائی بہنوں کو احسن جزا سے نوازے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

تقریب شادی

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد کی بیٹی فریحہ دردانہ کی شادی مکرم ظفر اسلام خان صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب ناصر آف جرمنی کے ساتھ 14 دسمبر 97ء ہوئی تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم عبدالسلام صاحب ناصر نے دعوت ولیمہ کا عصرانہ کی صورت میں اہتمام فرمایا اس موقع پر مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے کروائی۔ نکاح کا اعلان 21 دسمبر 1996ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں فرمایا تھا۔

دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے اس شادی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔

عزیزم منور احمد خان صاحب آف ربوہ حال لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم جنوری 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام مہرالنساء تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی نواسی اور مکرم سخاوت حسین صاحب ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے بچی کے نیک اور خادمہ دین بننے کی درخواست دعا ہے۔

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14 صلح 1377 ھش — 14 جنوری 1998ء

انسانی پیدائش کا مقصد

ہر شخص کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی ہے اور ایک شخص کے کام کرنے کے طریق سے دوسرے شخص کے کام کرنے کا طریق میں جو فرق نظر آتا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں اگر ایک ہی کام ہے اور دو اشخاص کر رہے ہیں تو جتنی کسی میں سمجھ بوجھ ہے۔ جتنی کسی میں عقل ہے اس کے مطابق اس کے کام نظر آئیں گے۔ جو حکمت کا مالک ہے وہ زیادہ بہتر کام کرے گا بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گا ہی نہیں جو اچھا نہ ہو۔ گویا ہر کام اس کی اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق اچھا ہی ہو گا۔ اگر انسانوں کے ساتھ یہ کچھ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ جو سب سے زیادہ حکیم ہے اس کے کام کیوں نہ ہر لحاظ سے مفید اور بامقصد ہوں گے۔ وہ کوئی ایسا کام کرتا ہی نہیں جو بے مقصد ہو۔ بے فائدہ ہو۔ اس بات کا تو امکان ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعض کام بنیادی طور پر انسان کی سمجھ میں نہیں آتے لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے اور انسان ان پر غور کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ کے کاموں کی سمجھ آنے لگتی ہے اور وہ اس یقین سے پر ہوتا چلا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ کام مثبت ہیں اور انسانیت کی بہبود کے لئے ہیں۔ اگر ہر چیز کسی نہ کسی مقصد کے تحت پیدا کی جاتی ہے تو اس مخلوقات میں سب سے اہم مخلوق کو اپنے متعلق یقیناً سوچنا چاہئے کہ وہ کیوں پیدا کی گئی وہ مخلوق ہے انسان۔

پس انسان کو جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ نہ صرف ہمارے سامنے آنا چاہئے بلکہ ہمیں ہر بات سے زیادہ اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ واقعی یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کوئی چیز کس لئے پیدا کی گئی ہے سب سے زیادہ بہتر طریقہ تو خدا تعالیٰ کا دیا ہوا علم ہی ہے۔ دنیا کی جو چیزیں انسان کے لئے پیدا کی گئی ہیں انہیں تو انسان اپنے تجربہ میں لا کر دیکھ لیتا ہے کہ یہ چیز کس بات کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مثلاً لکڑی کو اس نے جلا کر دیکھ لیا معلوم ہوا کہ لکڑی کا ایک کام جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے جلنا ہے۔ انسان کے لئے یہ از خود سمجھ لینا کہ وہ کس بات کے لئے پیدا کیا گیا ہے ممکن نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور عبد بننے کے لئے پیدا کر کے ہماری تمام ایسی ضروریات جو ہمارے عبد بننے میں ممد ہوں ہمیں وافر عطا فرمائی ہیں۔ یہ نہیں ہوا کہ اس نے ہمیں پیدا تو اس لئے کیا کہ ہم عبد بنیں اور عبد بننے کے لئے ہمیں جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں میسر نہ ہوں۔ ساری دنیا کی تخلیق انسان کے لئے ہے اور انسان عبد بننے کے لئے ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ساری دنیا کو اپنی اس غرض کے لئے استعمال کریں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا عبد بننا ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے زندگی کا مقصد پا لیا ہے۔ جس غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا تھا وہ پوری ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولا ہر ایک گام پہ تیری نظر رہے
ہر حرف و صوت اپنا رہینِ اثر رہے
ہو سنگ و خِشت اپنے لئے پھول کا پیام
کانٹے بچھانے والوں کو زخموں کا ڈر رہے
آنکھیں نسیم سیفی کی ہوں تیری جلوہ گاہ
اس کا غریب خانہ فقط تیرا گھر رہے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب مجلس عاملہ ضلع خوشاب)

مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی وفات کا ضلع خوشاب کی جماعت کو گہرا رنج و غم ہوا ہے۔ مورخہ 97-12-15 کو ضلعی عاملہ خوشاب نے قرارداد تعزیت منظور کی حضرت صاحبزادہ صاحب بڑے ہی نرم دل اور نیک انسان تھے۔ ان کی طبیعت بڑی ہی پیار کرنے والی تھی۔ وہ جماعت کے چھوٹے یا بڑے آدمی کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہر ایک کے ساتھ پیار کا سلوک برابر ہوتا تھا۔ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کرتے تھے 1984ء کے بعد سے وہ امیر مقامی رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے جماعت کو بڑے ہی احسن طریقہ سے ابتلا اور پریشانیوں سے نکالا اور اسیران راہ مولا سے بڑی ہی شفقت کے ساتھ پیش آئے اسیران راہ مولا کی ملاقاتوں کے لئے وفد بھیجے ان وفود میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پیش پیش ہوتے اگر وہ بیمار نہ ہوتے تو ضرور اسیران راہ مولا سے ملاقاتیں کرتے۔ ان بزرگوں نے کڑے وقت میں جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔ ان پر مقدمات بنے مگر بیماری کے باوجود پرواہ تک نہ کی۔ اور خندہ پیشانی سے تمام مشکلات کو برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور تمام اہل خانہ، حضرت صاحب اور تمام رشتہ داروں کو خدا تعالیٰ صبر عظیم عطا فرمائے۔

ہم ہیں خادم ضلعی عاملہ ضلع خوشاب
جہانگیر محمد جوئیہ امیر ضلع خوشاب۔

OOO

شہر و ضلع بہاولپور

مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور و بہاولپور شہر کا یہ اجلاس آج نہایت غمزدہ اور بوجھل دل کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کی وفات حسرت آیات کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع و خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

اراکین مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور و شہر بہاولپور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو غریق رحمت فرماوے۔ درجات بلند فرماوے۔ جنت میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرماوے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لواحقین کے دلوں پر صبر و تسکین کی مرہم لگائے۔

OOO

ضلع ڈیرہ غازی خان

مورخہ 97-12-10 کو مکرم جناب مرزا منصور احمد نے ایک کامیاب، باعمل اور حسین زندگی گذارنے کے بعد اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

مورخہ 97-12-20 کو ضلع ڈیرہ غازی خان کی مجلس عاملہ اور صدر صاحبان کا خصوصی اجلاس ہوا۔ مکرم امیر صاحب ضلع ہذا جناب خان محمد صاحب نے صدارت کی۔

تعزیتی اجلاس میں اس جانکاہ حادثے پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور ان کی خوبیاں نیز سلسلہ کی خدمات منظر عام پر لائی گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مرزا صاحب کو ایک لمبا عرصہ خدائی بشارات کے مطابق سلسلہ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر فائز تھے۔ امامت سے وابستگی ان کے خون میں شامل تھی۔ انتہائی منکسرالمزاج، فیاض، نیک خو۔ انتظامی صلاحیتوں سے آراستہ اور دعا گو انسان تھے۔

ان کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے فرزند کو بطور ناظر اعلیٰ بہترین خدمات انجام دینے کی توفیق دے اور خلف رشید بنائے۔ نیز انہیں اور ان کے علاوہ باقی پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ضلع ہذا کے تمام احباب جماعت حضرت صاحب کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ہم ہیں جملہ صدر صاحبان و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی 97-12-20

OOO

ضلع جہلم

جماعت احمدیہ ضلع جہلم نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے درخشندہ گوہر۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ و امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مورخہ 10۔ دسمبر 1997ء بروز بدھ ربوہ میں انتقال فرما گئے۔

جماعت احمدیہ ضلع جہلم اس موقع پر حضرت صاحبزادہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے حضرت میاں صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا جائے۔ نیز یہ کہ آپ جیسے کام کرنے والے وجود جماعت احمدیہ کو ہر دور میں میسر آتے رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس رضا پر راضی ہیں کہ۔۔۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

خویشتن را مکُش بہ ترکِ حیا
جائے گریہ مشو باستہزا

بے شرم بن کر اپنے آپ کو ہلاک نہ کر اور تمسخر کر کے خود رونے کا مقام نہ بن

مہرِ تاباں چو بر فلک رخشید
چوں توانی بخاک و خس پوشید

جب آسمان پر چمکتا ہوا سورج نکل آیا پھر تو کس طرح اسے مٹی اور گھاس سے چھپا سکتا ہے

شب تواں کرد صد فریب نہاں
لیک در روزِ روشن ایں نتواں

رات کے وقت تو سو فریب چھپ سکتے ہیں لیکن روز روشن میں ایسا ممکن نہیں۔

نورِ فرقاں نہ تافت است چناں
کو بماندے نہاں زِ دیدہ وراں

کلام الٰہی کا نور ایسا نہیں چمکتا ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر سے مخفی رہ سکے

آں چراغِ ہدیٰ ست دُنیا را
رہبر و رہنما ست دُنیا را

وہ تو تمام دنیا کے لئے ہدایت کا چراغ ہے اور جہاں بھر کے لئے رہبر اور رہنما

رحمتے از خُدا ست دُنیا را
نعمتے از سما ست دُنیا را

وہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے ایک رحمت ہے اور آسمان سے اہل جہاں کے لئے ایک نعمت

مخزنِ راز ہائے ربّانی
از خُدا آلۂ خُدا دانی

وہ خداوند کے اسرار کا خزانہ ہے۔ اور خدا کی طرف سے خدا شناسی کا آلہ

برتر از پایۂ بشر بکمال
دستگیرِ قیاس و استدلال

وہ اپنے کمالات میں انسان کے مرتبہ سے بالاتر ہے اور قیاس اور استدلال کی دستگیری کرتا ہے

کار سازِ اتم بعلم و عمل
بخشش اعظم و اثر اکمل

وہ علم میں ہمارے لئے کامل کارساز ہے اس کی دلیل پختہ اور اس کا اثر نہایت کامل ہے

کلام الٰہی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ فرماتے ہیں کہ اس پر تمسخر کرنے والا اپنی بے شرمی کا اظہار کرتا ہے اور اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد اسے خود ہی رونا آجاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب آسمان پر سورج چمکنے لگتا ہے تو اس سورج کی روشنی کو مٹی اور گھاس سے کس طرح چھپایا جاسکتا ہے۔ گویا کہ جو لوگ تمسخر کرتے ہیں ان کے خیالات کی وقعت مٹی اور گھاس سے زیادہ نہیں۔ اگر رات ہو تو کئی فریب دینے والی باتوں کو چھپایا جاسکتا ہے لیکن کلام الٰہی کا ظہور تو دن کے روشن ہو جانے والی بات ہے۔ اس کے متعلق کسی کا کوئی فریب نہیں چل سکتا یہ خدا کے فضل سے ایک ایسی روشنی ہے جو کسی شخص کی نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتی۔ اور یہ روشنی ساری دنیا کو راہ راست پر لگاتی ہے اور اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ساری دنیا کے لیے یہ راہبر ہے اور اس کی رہنما ہے۔ اور یہ راہبری اور یہ راہنمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے ایک رحمت ہے۔ جسے ایک نعمت بھی کہا جاسکتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لئے کلام الٰہی اسرار کا خزانہ ہے۔ اور اسی سے خدا شناسی بھی مل سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ انسان غور کر کے دیکھے تو آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ انسانی سوجھ بوجھ سے بالاتر ہے اور انسان کی صحیح راستوں پر رہنمائی کرتا ہے۔ یہ جو علم و عمل پیش کرتا ہے اور جس عمل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ ایک نہایت پر اثر بات بن جاتی ہے۔ اس کی دلیل نہایت پختہ ہوتی ہے۔ اور دلوں میں اتر جانے والی۔

خدا کرے کہ ہم کلام الٰہی کے اس رتبے کو پہچانیں اور اسی کے مطابق اپنے علم و عمل کو ڈھالیں۔

اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

(عبادت) روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے۔ تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھا لے تو یقیناً مر جاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ عبادت نہ کرنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا۔ اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سنکھیا مارتا نہیں بلکہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو بہت سی اکٹھی موتیں انسانیت پر وارد کردے۔ انسان کو موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ سنکھیا کوئی اتنا مضر نہیں جتنا (عبادت) نہ پڑھنا مضر ہے۔ کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت واقع ہوتی ہے۔ لیکن (عبادت) نہ پڑھنے کے نتیجے میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اکٹھی کئی موتیں انسان پر لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے..... کہ دوزخ میں انسان نہ مر سکے گا نہ ہی زندہ رہے گا۔ ہر وقت اس کو موت آتی رہے گی لیکن اس کے باوجود وہ مر نہیں سکے گا۔ موت کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ بے حس نہیں ہو گا کہ اسے باقی موتوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ جتنے عیب جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں ہوں گی وہ سب موت کی شکل میں اس کے سامنے نمودار ہوں گی۔ اور ہر بدی اس کے لئے ایک موت لائے گی۔ ایک عبادت نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک موت ہوئی اور پھر دوسری عبادت نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ تیسری موت تیسری عبادت نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے اور بددیانتی اور بے ایمانی کرنے کی وجہ سے اس پر موتیں وارد ہوں گی پس عبادت نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کئی موتیں وارد کرتا ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ اور عبادتوں میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہئے۔ اسی طرح سچ ایک ایسی چیز ہے جو قومی وقار کو قائم کرتا ہے اور سچ بولنے والی قوم تمام دنیا میں اپنی اس خوبی کی وجہ سے قابل تعظیم سمجھی جاتی ہے۔ اگر انسان سچ بولے تو دوسرا شخص مرعوب ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ساری عمر میں سوائے ایک شخص کے مرعوب نہیں ہوا مجھے ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے ایک خطا کی ہے۔ وہ اکیلے کی خطا تھی۔ کوئی شخص اس پر گواہ نہ تھا۔ جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ چونکہ موقعے کا گواہ کوئی نہیں اس لئے وہ کہہ دے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے صاف طور پر اقرار کیا کہ ہاں میں نے یہ خطا کی ہے۔ جب اس نے صاف طور پر اقرار کر لیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے منہ پر مہر لگادی ہے۔ میں نے (سلام) کہہ کر رخصت کر دیا تو گناہ میں بھی سچ ایک قسم کا غلبہ رکھتا ہے اور جھوٹ نیکی میں بھی شکست دلاتا ہے فرض کرو کوئی شخص کسی کے پاس اپنا مال رکھتا ہے اور پھر خود ہی کسی وقت وہ مال اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اور پوچھنے پر انکار کر دیتا ہے کہ میں نے نہیں لیا۔ تو گو مال اس کا ہی تھا لیکن وہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے گناہ گار ہو گیا۔ اور ہر شخص جسے اس بات کا علم ہو گا۔ وہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ اس نے اپنا مقام ضائع کر لیا۔ لیکن سچ کے یہ معنی بھی نہیں ہوتے کہ دوسرے پر ہر بات ظاہر کر دی جائے۔ اور نہ ہی کوئی شخص دوسرے کو ہر ایک بات ظاہر کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ہاں جن باتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس (-) حکم دیتا ہے ان کو بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ گو اس کے لئے بھی کچھ پابندیاں ہیں۔ مثلاً قاضی کو بھی ہر بات پوچھنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کے متعلق تعیین کر دی گئی ہے کہ قاضی کس قسم کا سوال کر سکتا ہے۔ اور کس قسم کا سوال نہیں کر سکتا۔ ہمارا خدا غفار اور ستار ہے وہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر بات کا اعلان ضروری نہیں۔ ہاں جو بات تم سے قاضی پوچھے وہ تم بیان کر دو۔ اگر تم کو (دین حق) کے احکام کا علم ہو جائے تو تمہارے لئے سچ بولنا کوئی مشکل نہ رہے۔ مثلاً کوئی شخص تم سے پوچھتا ہے کہ تم فلاں جگہ گئے اور تم نہیں بتانا چاہتے تو جھوٹ نہ بولو۔ اس سے کہہ دو کہ میں نہیں بتانا چاہتا۔ اسی طرح قانون نے بے شک قاضی کو سوال کرنے کا حق دیا ہے۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جن میں قاضی کو بھی سوال کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ مثلاً بدکاری کے جب تک چار گواہ نہ ہوں۔ اس وقت تک ان کی گواہی قبول نہ کی جائے لیکن کسی موقعہ پر کوئی شخص اکیلا گواہ ہے اور معاملہ کسی طرح پر قاضی کے پاس پہنچتا ہے اور قاضی اس کو گواہی کے لئے بلاتا ہے تو وہ قاضی کو کہہ سکتا ہے کہ میں نے دیکھا یا نہیں دیکھا اس کا سوال نہیں لیکن آپ کو گواہی لینے کا حق نہیں جب تک کہ چار گواہ نہ ہوں۔ (-) سچ کو اپنا شعار بناؤ۔ جب دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ تم سچ بولتے ہو تو تمہارا مظلوم ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا۔ اور دنیا تمہاری طرف مائل ہو جائے گی۔ اگر تمہارا ایک

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک کتاب سے اقتباس

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد امام جماعت الرابع

حضرت بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے بڑے فرزند اور جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد اور حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے بیٹے حضرت مرزا طاہر احمد 18 دسمبر 1928ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ نے 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی تھی۔ آپ نہایت عابد و زاہد مخلص انسان تھے۔ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ بہت سی خوبیوں کی مالک خاتون تھیں ان کا دل خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوقات کی محبت سے لبریز تھا۔ غریبوں کے دکھوں کو اپنا دکھ سمجھ کر ان کی عزت نفس کی حفاظت کرتے ہوئے مشفقانہ ہمدردانہ سلوک کرتیں۔ آپ کے ذاتی تعلقات بہت وسیع تھے۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کی طویل عرصہ خدمت کی۔ 1933ء میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں۔ 1942ء سے وفات تک بطور صدر خدمات سرانجام دیں۔ حضرت امام جماعت الثانی آپ کی خدمات سے بے حد خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان والدین کی دعاؤں اور فطری سعادت کے نتیجے میں مرزا طاہر احمد کا بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار ہو گیا جو دن بدن مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ آپ کے بچپن کا ایک عجیب واقعہ لکھتے ہیں:-

"اس بچہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ میں تازیست نہ بھولوں گا 1939ء کی بات ہے۔ ایک دن جناب عبدالرحیم نیر صاحب نے کسی بات پر خوش ہو کر کہا "میاں طاہر آپ نے ایک بات نہایت اچھی کہی ہے جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو کچھ انعام دوں بتلائیں آپ کو کیا چیز پسند ہے" تو اس بچہ نے جس کی عمر اس وقت ساڑھے دس سال تھی برجستہ کہا "اللہ""۔

(تابعین (-) جلد سوم سیرت ام طاہر)

5 مارچ 1944ء کو حضرت سیدہ ام طاہر کا انتقال ہو گیا۔ احباب کو ان سے گہرا قلبی لگاؤ تھا۔ اس لئے صرف مرزا طاہر احمد ہی کو نہیں ہر احمدی کو محسوس ہوا گویا اس کی اپنی مادر مہربان کا انتقال ہوا ہے۔ آپ میٹرک کا امتحان دے رہے تھے۔ 6 مارچ کو ریاضی کا پرچہ تھا۔ آپ کی اس وقت کی کیفیت آپ کے استاد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

" آپا جان فوت ہو گئیں...... لیکن ہم طاہر احمد کو فوراً بغیر اس کے کہ وہ ذہنی طور پر اس خبر کو سننے کے لئے تیار ہو یہ اطلاع نہ دینا چاہتے تھے۔ اس اثنا میں عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ طاہر احمد نے وضو کیا اور عبادت کے لئے چلا گیا پھر وہاں سے گھبرایا ہوا آیا کیونکہ اس کی تلاش ہو رہی تھی دیوار پھاند کر اپنی امی کے بالائی صحن میں اترا اور پوچھا کہ "کیا بات ہے" سید ولی اللہ شاہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور کہا "فوت ہو گئیں"۔"

طاہر احمد خاموشی اور سکون کا مجسمہ بن کر تخت پوش پر بیٹھ گیا اور اس قدر صبر کا مظاہرہ کیا کہ مجھے خیال آیا ایسا نہ ہو غم اندر ہی اندر ان کو زیادہ تکلیف دے اس لئے ہم نے یہ کوشش کی کہ طاہر تھوڑا بہت روئے۔ طاہر بھی اب بھر چکا تھا اور ایک حد تک آنسو بہا کر اپنی امی ہاں اس امی کو جس کو ایک جہاں رو رہا تھا یاد کیا اور کہا کہ

"مجھے دو تین مرتبہ ایسی خوابیں آچکی ہیں جن سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ بس امی فوت ہو جائیں گی ابھی چند روز ہوئے مجھے خواب میں امی نے کہا کہ میں اس چراغ کی طرح ہوں جو بجھنے سے پہلے ڈگمگا رہا ہو"۔

(الفضل 21 اپریل 1944ء)

حضرت ام طاہر نے خاص طور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد سے "طاری" کا خیال رکھنے کی درخواست کی تھی آپ نے اس عہد کو نبھایا اور دینی علوم کے ساتھ ساتھ عمومی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ حضرت ام طاہر کی وفات کے بعد حضرت امام جماعت الثانی چالیس روز تک روزانہ حضرت بانی سلسلہ اور حضرت ام طاہر احمد کے مزار پر جا کر دعا کرتے رہے آپ نے دین کی فتح کے لئے خاص اسباب پیدا کرنے کے لئے بہت دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور آپ کے بیٹے طاہر احمد کو جلیل القدر منصب کے لئے چن لیا۔

آپ نے 1944ء میں ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا۔ ایف ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے کی۔ 1949ء میں جامعۃ المبشرین ربوہ سے شاہد کی ڈگری لی۔ اپریل 1955ء سے اکتوبر 1957ء تک لندن میں تعلیم حاصل کی 1958ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو وقف جدید کا ناظم ارشاد مقرر کیا۔ وقف جدید کی خدمات کے دوران آپ نے گاؤں گاؤں قصبے قصبے کے دورے کئے۔ غرباء میں گھل مل کر ان کے معاشی اور دینی مسائل کو بہت قریب سے دیکھا۔ آپ کا تجربہ اور علم بہت وسیع ہوا۔ بڑی محنت اور لگن سے ملک میں معلمین وقف جدید کا جال پھیلا دیا۔ ہومیو پیتھک کے سستے اور مؤثر طریق علاج سے جہاں ان گنت لوگوں کو فائدہ پہنچا وہاں آپ کی ذات بھی ہر سطح پر زندگی کے ٹھوس حقائق سے آشنا ہوئی۔ نومبر 1960ء سے 1966ء تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کے فرائض ادا کئے۔ 1960ء میں پہلے دفعہ جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا اور اس کے بعد سے ہر سال یہ عرفان کی بارش جاری رہی۔ جماعتی رسائل میں مضامین لکھے "مذہب کے نام پر خون" اسی زمانے کی کتاب ہے جس کے تراجم کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور زبردست خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ نومبر 1966ء سے نومبر 1969ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے اور یکم جنوری 1970ء سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کیا۔

1957ء میں آپ کی شادی محترمہ آصفہ بیگم بنت محترم مرزا رشید احمد صاحب سے ہوئی جو حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں محترمہ شوکت، محترمہ فائزہ، محترمہ یاسمین رحمان مونا اور محترمہ عطیۃ الحبیب طوبیٰ سے نوازا۔

(محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ 3 اپریل 1992ء کو انتقال فرماگئیں)

1974ء میں جب پاکستان اسمبلی کے سامنے حضرت امام جماعت الثالث نے جماعت احمدیہ کا موقف پیش کیا تو آپ کے ساتھ پانچ رکنی وفد تھا۔ آپ بھی اس وفد کے رکن تھے۔

10 جون 1982ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا چوتھا امام بنایا۔ 28 جولائی 1982ء سے 12 اکتوبر 1982ء تک آپ نے سویڈن، ڈنمارک، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سپین، ہالینڈ اور برطانیہ کا دورہ کیا۔ اس سفر کے دوران مختلف مواقع پر اجتماعات سے خطابات پریس کانفرنسز اور مجالس عرفان کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ 10 ستمبر 1982ء کو بیت بشارت پیڈرو آباد سپین کا افتتاح فرمایا۔ اس بیت کا سنگ بنیاد حضرت امام جماعت الثالث نے 19 اکتوبر 1980ء کو رکھا تھا۔ اس موقع پر آپ کے خطاب پریس کانفرنس اور بیت بشارت کی تصویروں کی اشاعت نے دین حق کا تعارف کروایا۔ یہ ایک بہت بڑی فتح تھی۔ سات سو سال کے بعد سپین میں دین حق کے احیاء کی صورت بنی تھی۔ اس بیت کی خوشی میں شکرانے کے طور پر آپ نے 29 اکتوبر 1982ء کو بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں محض رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے غرباء کے لئے مکانات کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔

حضرت صاحب 30 اپریل 1984ء کو پاکستان سے لندن تشریف لے گئے۔ اس سفر میں اللہ تبارک تعالیٰ کی غیر معمولی مدد شامل حال رہی۔

رسل و رسائل کی وسیع تر اور آسان تر سہولتوں سے دعوت الی اللہ کے کام میں یکدم تیزی پیدا ہوئی۔ یورپ اور دوسرے بیرونی دعوت الی اللہ مراکز کے کاموں میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جلسہ لندن کو امام جماعت کی موجودگی سے مرکزی اہمیت حاصل ہوئی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں اشاعت و دعوت کا ایسا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کی دنیا میں پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ عالمی بیعت کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے اور محیر العقول کارناموں اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

آپ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی بڑے وقار اور شان و شوکت سے منائی گئی تقریبات، آرائشوں اور نمائشوں سے احمدیت کا پیغام دور و نزدیک ہر طبقہ فکر تک وسیع پیمانے پر پہنچا اس موقع پر آپ کی طرف سے خصوصی پیغام خوبصورتی سے شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

آپ دنیا کے تقریباً ہر اہم ملک کا دورہ فرما چکے ہیں کلام الٰہی کے تراجم تربیتی مراکز اور بیوت الحمد کی تعمیرات میں خاصہ اضافہ ہو رہا ہے۔

غرباء اور مستحقین کے لئے آپ کے پہلو میں ایک درد مند دل ہے۔ بیوت الحمد کی تعمیر کروائی۔ 17 اکتوبر 1986ء کو اس منصوبے کا اعلان فرماتے ہوئے مستحقین کی ضرورت کے احساس کے ساتھ ان کی عزت نفس کے متعلق رہنما اصول بیان فرمائے۔ اسیران راہ مولیٰ کے خاندانوں کی خبر گیری کے لئے بلال فنڈ قائم فرمایا (14 مارچ 1986ء) ال سلواڈور کے زلزلہ کے متاثرین کی مدد کی تحریک فرمائی خاص طور پر یتامیٰ کی خبر گیری کی خصوصی تلقین فرمائی بوسنیا ہرزو گوینا کے متاثرین کے لئے امدادی سامان بھجوایا اور پیار و محبت سے ان کی دلجوئی فرمائی۔ قادیان کے درویشوں کی حالت دیکھ کر آپ نے دکھ محسوس فرمائی (1991ء) اور ان کے حالات کی بہتری کے لئے سکیمیں تیار کیں۔ آپ بلا تفریق مذہب و ملت انسانوں کی ہمدردی پر ایمان رکھتے ہیں۔ بچوں سے آپ کی شفقت کے انداز نے بچوں میں ذوق و شوق پیدا کر دیا ہے۔ خاص طور پر لندن کے بچوں کے تعلیمی معیار میں نمایاں ترقی نظر آتی ہے عید کے پروگراموں میں حضرت صاحب کی ذاتی دلچسپی ہر احمدی بچے کے لئے خصوصی کشش کا باعث بنتی ہے۔

دنیا کی اہم 56 زبانوں میں کلام الٰہی کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور جس رفتار سے مزید زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم پر کام ہو رہا ہے مستقبل قریب میں سو زبانوں میں تراجم ہو جائیں گے۔ 118 زبانوں میں کلام الٰہی کے منتخب حصوں کے تراجم 115 زبانوں میں منتخب احادیث نبویہ کے تراجم اور 107 زبانوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات سے انتخاب شائع ہو چکا ہے۔ مختلف ممالک میں دو ہزار بیوت الحمد تعمیر ہوئیں۔ 388 تعلیمی مراکز مختلف ممالک میں قائم کئے گئے 37 میڈیکل سنٹرز مغربی مشرقی اور وسطی افریقہ میں کھولے گئے جن سے لاکھوں مریض فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ 24 سیکنڈری اور 358 پرائمری سکول افریقہ میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ لندن سے "انٹرنیشنل الفضل" کا اجراء ہوا۔ اس کے علاوہ دنیا کے 35 ممالک میں 87 اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ پندرہ ہزار بچے بچیاں واقفین نو میں شامل ہو چکے ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے پوری دنیا سے چوبیس گھنٹے کا مواصلاتی رابطہ قائم ہو چکا ہے 135 ممالک میں جماعت احمدیہ کی ہزاروں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

آپ کے روز و شب کے بے حد مصروف معمول میں دو اڑھائی گھنٹے آرام کے علاوہ سارا وقت کام ہی کام ہوتا ہے۔ ایک سو چالیس ممالک میں پھیلی ہوئی جماعتوں میں ضروری انتظامی امور کی نگرانی اور ہدایات دینا۔ تصنیف و تالیف خطبات و خطابات اور ان کی تیاری۔ کلام الٰہی کا ترجمہ، مختلف ممالک کے دورے۔ مہمانوں سے ملاقات مختلف اداروں میں لیکچرز۔ آئندہ کے لئے ترقیاتی منصوبہ بندی۔ تحقیقی گروپس کے کام کا جائزہ۔ روزانہ ڈاک دیکھنا اور جواب لکھوانا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ترجمہ کلام الٰہی کلاس، ملاقات، سوال و جواب کی محافل، بچوں کی کلاس

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نصرت زین سان فرانسسکو کیلی فورنیا امریکہ

ذکرِ خیر ایک محسن عظیم ہستی کا

انسان کی زندگی میں کئی واقعات ہوتے ہیں اور کئی یادیں پنہاں ہوتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ یادیں خواہ والدین کی ہوں رشتے داروں کی ہوں۔ دوستوں کی ہوں۔ یا عظیم بزرگ ہستیوں کی ہوں۔ کبھی نہ کبھی انسان کو مجبور کر دیتی ہیں۔ کہ ان کا ذکر خیر کریں۔ اور پھر دل سے نکلی ہوئی دعائیں ان پر نثار کی جائیں۔ آج میں آپ کو ایک شفیق ہستی کے احسان کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

یہ ذکر خیر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ہے۔ جنہوں نے میرا نکاح غیر معمولی اور غیر متوقع طور پر ایسی متبرک جگہ پڑھا۔ یعنی قصر امامت میں جہاں حضرت صاحب نے کبھی کسی کا نکاح نہیں پڑھا تھا۔ ویسے تو حضرت صاحب کا احسان ساری جماعت پر ہوتا ہی رہتا تھا۔ لیکن جو احسان اور شفقت کا مظاہرہ انہوں نے میرے نکاح کے سلسلہ میں کیا۔ وہ نہ بھولنے والا واقعہ ہے۔ یہ امام جماعت کی محبت اور احسان کی نشاندہی کرتا ہے۔

بات اصل میں یہ تھی کہ میرے بڑے بھائی سید ابوالحسن صاحب جو کہ ان دنوں 1957ء میں انٹیلیجنس میں سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ ملکی حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے بھائی جان کو چھٹی نہیں مل رہی تھی۔ لہٰذا کوشش کر کے صرف ایک دن کی ملی۔ جو کہ 27 دسمبر 1957ء کا دن تھا۔ اور جلسہ سالانہ ربوہ کا دوسرا دن تھا۔

چونکہ بھائی سید ابوالحسن کو حضرت امام ثانی اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ اس طرح کہ پاکستان بننے کے بعد جب حضرت صاحب 1948-1949 میں پہلے مرتبہ صوبہ سرحد تشریف لائے حضرت صاحب کو درہ خیبر و لنڈی کوتل سیر کے لئے بھی جانا تھا۔ اللہ نے میرے بھائی کو یہ سعادت دی۔ کہ وہ اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے حضرت صاحب کو درہ خیبرو لنڈی کوتل لے گئے۔

جماعت کے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچوں اور بہن بھائیوں کا نکاح امام جماعت سے پڑھایا جائے تاکہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت و کامیاب ہو۔ اور امام جماعت کی دعائیں شامل حال رہیں۔ اس لئے میری والدہ صاحبہ و بہن بھائیوں و سسرال والوں کی شدید خواہش یہ ہی تھی۔

لیکن مشکل مرحلہ سامنے یہ تھا۔ کہ حضرت صاحب 27 دسمبر کو یعنی جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کسی کا نکاح نہیں پڑھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے ختم ہونے کے اگلے دن شام کو جماعت کے لوگوں کا نکاح پڑھا کرتے تھے۔

بھائی ابوالحسن صاحب 27 دسمبر کی صبح صبح کو ربوہ پہنچ گئے۔ اور ان کو اپنے امام پر اتنا بھروسہ تھا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے دوسرے ہی دن صبح قصر امامت کے راستے میں کھڑے ہو گئے جب حضرت صاحب کی کار روانہ ہوئی۔ تو میرے بھائی نے ہاتھ بڑھا کر راستے میں اشارہ کیا۔ جس پر حضرت صاحب نے میرے بھائی کو پہچان لیا۔ اور اپنی گاڑی رکوائی۔ بھائی نے اپنی مجبوری ظاہر کی۔ اور درخواست کی کہ انہیں صرف 27 دسمبر ہی کی ایک دن کی چھٹی ملی ہے۔ اور بہن کے نکاح کی درخواست کی۔ اور آج ہی نکاح پڑھانے کی شدید خواہش ظاہر کی۔ اور مجبوری بھی بتائی۔

لہٰذا حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا۔ اور اظہار کیا کہ قصر امامت میں ڈیڑھ بجے دن کو نکاح پڑھاؤں گا۔ اور یہ بھی ہدایت کی کہ اپنے خاندان اور دولہا یعنی کپتان زین العابدین کے خاندان کے علاوہ زیادہ لوگ نہ ہوں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ دن کے ڈیڑھ بجے 27 دسمبر 1957ء کو قصر امامت میں حضرت امام جماعت الثانی نے متعدد افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ جن میں حضرت مرزا ناصر احمد (امام ثالث) بھی شامل تھے کی موجودگی میں یہ نکاح پڑھایا۔ جو کہ الفضل اخبار ربوہ کے جنوری 1958ء میں شائع ہوا۔

حضرت صاحب میرے شوہر کپتان زین العابدین صاحب کے والد محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری کو بھی جانتے تھے۔ کیونکہ وہ 1915-1916 میں قادیان میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے دوستی تھی اور یہ دوستی فٹ بال کھیلنے کی وجہ سے زیادہ تھی۔ اسی طرح حضرت صاحب میرے سسرال والوں کو بھی خوب جانتے تھے۔

یہ عظیم واقعہ اور احسان ہماری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اور حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ہمیں عزت بخشی۔ اور ہماری دلی خواہش کا احترام کیا۔ اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعائیں دیں۔ یہ احسان عظیم ہم کبھی بھی بھول نہیں سکتے۔ اور ہمارے دل سے اس عظیم ہستی کے لئے ہر وقت دل سے دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔

ooo

آپ کا خط ملا

مکرمہ سیدہ نصرت زین صاحبہ پٹس برگ امریکہ سے لکھتی ہیں۔

مجھے الفضل اخبار سے علم ہوا تھا کہ آپ کی بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہوا۔ ان کے متعلق الفضل اخبار میں مضمون بھی نکلتے رہے ان کے نیک ہونے مہمان نواز ہونے ہمدرد ہونے غرض اللہ تعالیٰ نے ہر خوبی سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے حساب بخشے۔ درجات بلند کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

میری جانب سے بشریٰ سلیمان صاحبہ و حکمی صاحبہ کو بھی افسوس کا اظہار کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی عمر دے۔ تاکہ آپ اپنی عمر دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ اور اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

محترمہ کاشفہ گل اہلیہ راجہ فاضل احمد محمود آباد۔ کراچی لکھتی ہیں۔

کسی کا جدا ہونا تو ایک قانون قدرت ہے لیکن شائد یہ بھی اس قانون کی ایک کڑی ہے کہ جب اس پیارے کے متعلق سوچا جائے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اور ایک احساس روح پر طاری ہو جاتا ہے کہ اب اس ہستی سے ہم کبھی بھی نہیں مل سکیں گے۔ یہ احساس زیادہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی اپنا یا قریبی ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے۔ روزنامہ "الفضل" میں محترمہ خالہ جان سکینہ سیفی صاحبہ کے متعلق مختلف مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن کو پڑھ کر آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ میں کوئی نثر نگار تو نہیں لیکن محترمہ خالہ سکینہ سیفی سے جو میرا تعلق تھا وہ مجھے ان کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھنے کی طرف مائل کرتا رہا ہے اور مجھے خیال آیا کہ اگر میں نے ان کے متعلق کچھ نہ لکھا تو یہ ایک ناانصافی ہوگی کیونکہ خالہ جان نے ہمیں اور ہمارے خاندان کو جو پیار دیا ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتی۔

محترمہ خالہ جان سے ہمارا بڑا پرانا تعلق ہے۔ میری نانی محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اور خالہ جان کی والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بچپن سے ساتھ رہی ہیں۔ میری نانی اور محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ دونوں حضرت سیدہ ام طاہر بیگم صاحبہ کے گھر اجلاسات پر جاتی رہتی تھیں۔ اور اسی وجہ سے میری والدہ محترم زینب بیگم صاحبہ اور محترمہ خالہ جان کی آپس میں بہت دوستی تھی۔ اور ان کا ہمارے گھر بہت آنا جانا تھا۔ وہ میری والدہ کو بہنوں کی طرح عزیز رکھتی تھیں۔ 1990ء میں جب میری والدہ محترمہ کی وفات ہوئی تو جنازہ دارالضیافت لایا گیا۔ اس موقع پر محترمہ خالہ جان نے ہمارا بہت خیال رکھا اور کوشش کرتیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت دے سکیں۔ چونکہ وہ اپنے محلہ کی صدر لجنہ بھی تھیں اور بہت مصروف خاتون تھیں اور ایک واقف زندگی اور سلسلہ کے ایک بہت بڑے عالم مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ "الفضل" کی بیگم بھی تھیں اس لئے ان کا ہمارے لئے اتنا وقت نکالنا ہم پر ایک بہت بڑا احسان تھا۔ خالہ جان بہت مہمان نواز تھیں۔ اپنی بیماری کے دوران بھی اگر کوئی مہمان آ جاتا تو اس کی مہمانداری کی خود کوشش کرتیں۔ خالہ جان کھانا بہت مزیدار بناتی تھیں۔ ہم جب بھی ان کے گھر جاتے تو ہماری یہ کوشش ہوتی کہ ان کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھائیں۔ خالہ جان بہت خوش مزاج تھیں مگر جب کوئی بھی بُری بات دیکھتیں تو فوراً برا مان جاتیں۔ اپنی شادی کے بعد جب میں کراچی میں شفٹ ہو گئی تب بھی خالہ جان سے خط و کتابت جاری رہی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں اپنے بڑے بھائی مکرم محمد رفیع بٹ صاحب کے ساتھ ربوہ آئی اور خالہ جان سے ملنے ان کے گھر گئی۔ انہوں نے ہمیں دیکھ کر خوب آؤ بھگت کی۔ میں نے باتوں باتوں میں اپنی نادانی میں کوئی غلط بات کہہ دی جس پر خالہ جان کے چہرے پر ناپسندیدگی کا تاثر ابھرا لیکن انہوں نے سب کے سامنے کچھ نہ کہا اور بعد میں علیحدگی میں جا کر سمجھایا کہ بات درست نہیں۔ ان کے لہجے میں اتنی تکلیف تھی کہ میں بے اختیار رو دی شائد خالہ جان مجھ سے اس قسم کی بات کی توقع نہیں رکھتی تھیں۔

اس سال چونکہ آپ کے شوہر محترم سیفی صاحب U.K جلسہ سالانہ پر گئے ہوئے تھے اور آپ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی میں ان دنوں اپنے چھوٹے بھائی محمد اقبال بٹ کے ہاں کوئٹہ گئی ہوئی تھی کہ پیچھے سے محترمہ خالہ جان کی وفات افسوسناک خبر ملی۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

اور زبانیں سکھانے کے پروگرام' لمحہ لمحہ کی مختلف قسم کی مصروفیات کے ساتھ دربار الٰہی میں جماعت اور کل بنی نوع انسان کی فلاح کی دعائیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر صحت ارادوں میں خاص برکت ڈالے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ooo

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اپنی دعاؤں میں مجھے اور میرے شوہر میجر (ر) زین العابدین صاحب نیز میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں اپنی اولاد سمجھ کر دعا فرمائیں۔

آپ لندن تک آئے احمدیہ ٹیلی ویژن میں آپ کے پروگرام دیکھے آپ اگلی دفعہ امریکہ کا بھی ضرور پروگرام بنائیں۔ جون 1998ء کا جلسہ امریکہ کا واشنگٹن ڈی سی میں ہونا ہے۔

میری جانب سے بشریٰ سلیمان صاحبہ و حکمی صاحبہ کو سلام بھی عرض کر دیں۔ میرے شوہر آپ کو سلام عرض کر رہے ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

بڑے لمبے عرصے تک آپ کی بیگم کے ساتھ آپ کا وقت گزرا اللہ تعالیٰ آپ کا آسرا بنے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔

اسی طرح ہماری بھابی بشریٰ صاحبہ بنت میر محمد اسحاق صاحب بھی وفات پا چکی ہیں ہمارے بھائی سعید صاحب بھی اس عمر میں اکیلے رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ کہ وہ صبر عطا کرے۔ آمین

چند ماہ ہوئے میں نے اپنی بھابی بشریٰ پر مضمون آپ کو بھیجا تھا۔ آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے الفضل اخبار ربوہ میں شائع کر دیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران کو براہ راست مذاکرات کی تجویز

امریکہ نے ایران کے صدر سید محمد خاتمی کی طرف سے ٹیلی ویژن انٹرویو میں امریکہ کے ساتھ تعلقات کے فروغ کے لئے مصالحتی کردار کا خیر مقدم کیا ہے۔ جمعہ کے روز وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ دو طرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے دونوں ممالک کو براہ راست مذاکرات کرنے چاہئیں۔ ترجمان نے کہا کہ امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ وہ ایران کے ساتھ تعلقات کو جلد از جلد فروغ دے۔ اور اس سلسلے میں ایرانی حکومت اور ایرانی صدر کا خطاب نہایت ہی خوش آئند ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے وفود کو ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کرنا چاہئے۔ اور آپس میں مل بیٹھ کر تمام اختلافات کو ختم کرکے دوستی کے رشتوں میں منسلک ہو جانا چاہئے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ ایران سمیت ہر ملک کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات کے فروغ کے لئے کوششیں کی جائیں۔ اور اس مقصد کے لئے امریکہ اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

OOO

ایران میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی فلم

امریکہ نے کہا ہے کہ ایران میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ لوگوں کو سنگسار کیا جاتا ہے اور انہیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے یہاں ایران کے مجاہدین خلق کی طرف سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات پر مبنی دستاویزی فلم پر تبصرہ کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ایران کے مجاہدین خلق نے ایران میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات ایک دستاویزی فلم میں جمع کئے اور یہ فلم مختلف ممالک میں بھجوادی۔ فلم میں بتایا گیا ہے کہ ایران میں ناجائز جنسی تعلقات رکھنے والوں کو سنگسار کر دیا جاتا ہے۔ ایک گڑھا کھود کر اس میں انسانوں کو زندہ گاڑ کر ان پر پتھر برسائے جاتے ہیں۔ فلم میں 1992ء میں تہران پولیس کی ایک بارک میں رونما ہونے والے واقعے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس میں چار افراد کو قاضی کی موجودگی میں سنگسار کر دیا گیا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق اس فلم میں دکھایا گیا ہے کہ مارے جانے والے چار افراد کو سفید چادر میں لپیٹ کر کمر تک ریت میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان کو نہ بہت زیادہ بھاری اور نہ بہت زیادہ ہلکے پتھر مارے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرنے والے کی موت آسانی نہ ہو۔ اسی طرح عورتوں کو بھی سفاکی اور درندگی سے مارا جاتا ہے۔ گذشتہ ایک عرصے میں مختلف علاقوں میں سنگساری کے 50 واقعات رونما ہوئے۔ ان کے دستاویزی ثبوت مجاہدین خلق نے اکٹھے کر رکھے ہیں۔

ایران میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کوئی آج کی بات نہیں ہے۔ ایران پر یہ الزامات دیر سے عائد ہو رہے ہیں۔ ایرانی انقلاب کے فوراً بعد گلی محلوں میں لگنے والی انقلابی عدالتیں چند منٹوں کی سماعت کے بعد ملزم کو ہلاک کرنے کا حکم جاری کر دیا کرتی تھیں۔ اس طرح ملک سے چن چن کر انقلاب کے مخالفوں یا متوقع مخالفوں یا ماضی میں کسی بھی اعتبار سے اہم شخصیت کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور انقلاب کے چند ماہ کے اندر اندر ملک میں سوائے علماء کی حکومت کے کوئی نمایاں قابل ذکر شخص زندہ نہ بچا تھا۔

یہ باتیں آج اس وقت دوبارہ سامنے لائی جا رہی ہیں جبکہ ایران اور امریکہ کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کا عمل شروع ہو رہا ہے اور ایران کے صدر کا امریکی عوام سے خطاب عالمی ذرائع ابلاغ میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایران امریکہ تعلقات کی مخالف قوتیں بھی حرکت میں آچکی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایران میں ماضی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بہت ہوئی ہیں اور یہ ایران کی حالیہ تاریخ کا ایک دردناک باب ہے لیکن آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد اور اب حال ہی میں لبرل نظریات کے حامل صدر سید محمد خاتمی کے الیکشن کے بعد ایران کی صورت حال میں بڑی حد تک تبدیلی آچکی ہے۔

OOO

چیچنیا میں پھر سے کشیدگی

روس کی افواج قاہرہ کے مقابل پر مزاحمت کی تاریخ رقم کرنے والے چیچنیا کے علاقے میں ایک بار پھر صورت حال خراب ہونے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ روس کے صدر بورس یلسن نے جنوبی چیچنیا اور روس کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے اپنا چیچنیا کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ ایک صدارتی ترجمان نے کہا ہے کہ یہ دورہ پروگرام کے مطابق اس مہینے ہونے والا تھا اب مستقبل قریب میں اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ دوسری طرف چیچنیا کے حکام نے کہا ہے کہ روسی فوج کی سرحد کی طرف پیش قدمی کی اطلاعات کے بعد انہوں نے اپنی فوج کو چوکس کر دیا ہے۔ چیچنیا کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہماری حکومت صورت حال کو بگڑنے سے بچانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

OOO

کینیڈا اور بنگلہ دیش میں سردی

اگر کینیڈا کو دنیا کے امیر ترین اور باوسائل ملکوں کا نمائندہ تصور کیا جائے اور بنگلہ دیش کو دنیا کے غریب ترین اور وسائل سے محروم ترین ملکوں کی علامت خیال کیا جائے تو یہ بات کوئی غلط نہیں ہوگی۔ لیکن بیان کرنے والی بات یہ ہے کہ آفات سماوی کا نقصان دونوں ملکوں میں ایک ہی طرح سے ہو رہا ہے۔ اخبار کی ایک دن کی خبروں میں کینیڈا میں برف باری اور طوفان سے 6۔ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر اور بنگلہ دیش میں سردی سے مزید 10۔ افراد کی ہلاکت کی خبر ساتھ ساتھ شائع ہوئی ہے۔ کینیڈا میں 10 لاکھ گھروں کو بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی ہے۔ سپلائی لائنیں ناکارہ اور سینکڑوں گاڑیاں تباہ ہو چکی ہیں۔ جبکہ بنگلہ دیش کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ دو ہفتوں سے جاری سردی سے مرنے والوں کی تعداد 148 تک پہنچ چکی ہے۔

یہ خبر انسان کو بتاتی ہے کہ نہ دولت اچھی ہے اور نہ وسائل اور افرادی قوت۔ صرف اللہ کا فضل ہی ہے جو انسان کو بچاتا ہے۔

شبیر احمد ثاقب۔ جنرل سیکرٹری

سالانہ رپورٹ ہائیکنگ کلب آف پاکستان

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے 1991ء میں ایک ہائیکنگ کلب قائم کیا۔ جس کا مقصد خدام کو صحت مند تفریح کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس کلب کے ذریعہ ہر سال ملک بھر سے کئی گروپس جاتے رہے۔ پہلے سال پانچ' دوسرے سال سات' چوتھے سال بارہ اور پانچویں سال سترہ گروپس ہائیکنگ کے لئے بھیجے گئے۔ ہائیکنگ محض پہاڑوں پر سیک اٹھا کر جانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک صحت مند تفریح کے علاوہ Acton Oriented نظام تربیت بھی ہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہائیکنگ کلب آف پاکستان کے تحت کل 18 گروپس ہائیکنگ کے لئے گئے۔ جس میں کچھی گھنی' دودی پت' کنکورڈیا K.2 بیس وغیرہ جیسے ٹریک بھی کئے گئے۔

اس سال کے پروگرام کا آغاز ماہ جون سے ہوا۔ اور جون کے پہلے ہفتے میں محترم صدر صاحب کی منظوری سے ایک ہائیکنگ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران درج ذیل تھے۔

صدر مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب
سیکرٹری مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب
ممبر مکرم قمر احمد کوثر صاحب
ممبر مکرم راجہ رشید احمد صاحب
ممبر مکرم اسد اللہ غالب صاحب

اس کمیٹی نے پروگرام کے شروع ہونے سے پہلے ایک میٹنگ کی جس میں پروگراموں سے تعلق اہم امور طے کئے گئے اور ان کی آخری منظوری محترم صدر صاحب سے لی گئی۔ اس کے بعد گروپس بھیجنے کا باقاعدہ کام شروع ہوا اور ماہ جون میں پانچ گروپس ہائیکنگ کے لئے گئے۔ جن میں سے پہلا گروپ مکرم اکبر احمد صاحب کی نگرانی میں سکردو' خنجراب کی طرف گیا اس گروپ میں 12 خادم شامل تھے اور یہ گروپ دس دن تک ہائیکنگ کے لئے گیا۔ اس کے بعد دوسرا گروپ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ کا گروپ گیا۔ اس گروپ میں 7 خدام شامل تھے اور یہ 6 ایام کے لئے گئے انہوں نے کیوائی تاماکڑہ ٹریک کیا۔ تیسرا گروپ مکرم سلیم الدین صاحب کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ کا گروپ گیا۔ یہ گروپ سیرن ویلی کی طرف گیا اور اس گروپ میں گیارہ خدام شامل تھے اور یہ گیارہ دن کے لئے ہائیکنگ پر گئے۔ اس ماہ کا چوتھا گروپ مکرم مبارک احمد گورایہ صاحب کی نگرانی میں موسیٰ کا مصلیٰ کی طرف گیا۔ یہ گروپ چھ خدام پر مشتمل تھا اور سات دن ہائیکنگ کرتا رہا۔ پانچواں گروپ مکرم مرزا وقاص احمد صاحب کی نگرانی میں گیا اور چھترتا جوڑ کا میدان تاشڑاں کر کے آیا۔ اس گروپ میں پانچ خدام شامل تھے اور یہ نو دن کے لئے گیا۔ اس کے علاوہ اس ماہ سات خدام نے ممبر شپ کلب بھی حاصل کی۔

جولائی کے مہینے میں آٹھ گروپس بھیجے گئے۔ جن میں سے مکرم سلمان احمد صاحب کی قیادت میں سات ایام کے لئے یہ گروپ ناران تاشوگراں گیا۔ دوسرا گروپ مکرم مبارک احمد گورایہ صاحب کی نگرانی میں "کچی گھنی پاس" کی طرف گیا۔ یہ گروپ سات خدام پر مشتمل تھا اور آٹھ ایام تک ہائیکنگ کر کے آیا۔ تیسرا گروپ مکرم شاکر مسلم صاحب کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ کا گروپ گیا۔ جس نے "شوگراں تاماکڑہ" ٹریک کیا۔ یہ گروپ آٹھ خدام پر مشتمل تھا اور چھ ایام کے لئے ہائیکنگ پر گیا۔ چوتھا گروپ مکرم فخرالحق شمس صاحب کی نگرانی میں گیا جس نے "ڈاڈر تاماکڑہ" ٹریک کیا۔ اس گروپ میں چھ خدام شامل تھے اور یہ بارہ دنوں کے لئے گئے تھے۔ پانچواں گروپ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ کے لئے طلباء کا گروپ۔ جو "شوگراں تاماکڑہ" کی طرف گیا۔ اس گروپ میں چھ خدام شامل تھے اور سات ایام تک ہائیکنگ پر رہے۔ چھٹا گروپ مکرم ارشد احمد صاحب آف لاہور کی نگرانی میں لاہور سے گیا۔ جو "ڈاؤنچر باؤنڈ" ٹریک کر کے آیا۔ یہ گروپ آٹھ خدام پر مشتمل تھا اور نو دن تک ہائیکنگ کرتا رہا۔ ساتواں گروپ مظفر احمد سلطان صاحب آف لاہور کی نگرانی میں لاہور سے گیا اور "کنکورڈیا K.2 بیس" کر کے آیا۔ اس گروپ میں سات خدام شامل تھے جو مسلسل 27 دن ہائیکنگ کرتے رہے۔ اس ماہ کا آٹھواں اور آخری گروپ مکرم سلیم الدین صاحب کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ کا گروپ گیا۔ یہ گروپ آٹھ خدام پر مشتمل تھا اور آٹھ ایام کے لئے ہائیکنگ پر گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس ماہ یعنی جولائی میں آٹھ افراد نے کلب کی ممبر شپ بھی حاصل کی۔

اگست کے مہینے میں پانچ گروپس بھیجے گئے جن میں سے ایک گروپ میں جو دو افراد پر مشتمل تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ تحقیقی دورے پر گیا تھا۔ اس ماہ کا پہلا گروپ مکرم حافظ راشد جاوید صاحب کی نگرانی میں نلتر کی طرف گیا۔ یہ گروپ تین افراد پر مشتمل تھا جن میں سے بقیہ دو احباب جاپانی تھے۔ اور یہ گروپ تیرہ ایام کے لئے ہائیکنگ پر گیا تھا۔ دوسرا گروپ مکرم موید ایاز صاحب آف لاہور کی نگرانی میں لاہور سے گیا۔ جو "کنکورڈیا K.2 بیس" کر کے آیا۔ یہ گروپ سات خدام پر مشتمل تھا اور 25 ایام تک ہائیکنگ پر رہا۔ چوتھا گروپ مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب کی نگرانی میں تحقیقی دورہ کے لئے گلگت اور سکردو کی طرف گیا یہ گروپ دو افراد پر مشتمل تھا اور یہ بارہ ایام کے لئے گئے۔ اس ماہ کا پانچواں اور سال کا آخری گروپ مکرم امین الرحمان صاحب کی نگرانی میں عاملہ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا گروپ گیا جو محض ناران کی طرف سیر کی غرض سے گیا۔ یہ گروپ 23 افراد پر مشتمل تھا اور یہ پانچ ایام تک سیر کرتے رہے۔ اس کے علاوہ اس ماہ یعنی اگست میں تین افراد نے ممبر شپ آف کلب بھی حاصل کی۔

اس طرح امسال کل 18 گروپس ہائیکنگ کے لئے بھیجے گئے جن میں سے 15 گروپ ربوہ سے اور تین گروپ لاہور سے گئے۔ ربوہ سے جانے والے گروپوں میں سے چھ گروپ جامعہ احمدیہ سے گئے۔ یوں یہ خدام قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ اس طرح امسال ہائیکنگ پر جانے والے افراد کی تعداد 136 رہی اور کل 18 خدام کلب کے ممبر بنے۔

چونکہ ماہ ستمبر میں برف باری وغیرہ شروع ہو جاتی ہے اور سردی زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اگست تک ہی پروگرام بنے۔ یوں ہائیکنگ کلب آف پاکستان کا یہ Season بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

آدمی ایک طرف ہو گا اور ہزار آدمی ایک طرف ہو گا تو بھی دنیا یہ کہے گی کہ جو بات یہ ایک آدمی کہتا ہے وہ ٹھیک ہے اور جو بات یہ ہزار آدمی کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ شملے میں ایک انگریز افسر تھا اس کے ساتھ میرے کچھ تعلقات ہو گئے اور وہ مجھ سے ملتا رہتا تھا۔ اس طرح اسے ہماری جماعت کے متعلق معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ سچ بولتے ہیں۔ میرا ایک عزیز جو فوج میں ملازم تھا۔ اس کا افسر اس پر خفا ہو گیا اور اس کے خلاف گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کر دی اور اس کی ملازمت خطرے میں پڑ گئی۔ اس نے شرم کے مارے مجھے اطلاع نہ دی۔ جب مجھے اس معاملے کا علم ہوا تو میں نے اس انگریز سیکرٹری کو کہلا بھیجا کہ اصل میں واقعہ اس طرح ہے۔ میں نے تحقیقات کر لی ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ناجائز طور پر اس کی مدد کی جائے اگر اس کا قصور ثابت ہو جائے تو بے شک اسے سزا دی جائے لیکن میری تحقیق سے اس کا قصور ثابت نہیں ہوتا۔ آپ مہربانی کر کے اس بالا افسر سے اتنا کہہ دیں کہ وہ فیصلہ کرے تو ماتحتوں کی رائے پر عمل نہ کرے بلکہ خود اس معاملے کی تحقیقات کرے اس نے اس کا وعدہ کیا چنانچہ اس نے جو چٹھی اس محکمے کے ڈائریکٹر کو لکھی اس کی ایک کاپی مجھے خان صاحب منشی برکت علی صاحب نے بھجوائی۔ اس وقت خان صاحب اس محکمہ میں افسر تھے۔ اس چٹھی میں یہ لکھا تھا کہ فلاں افسر کے خلاف رپورٹ ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے کا آپ خود مسل پڑھ کر فیصلہ کریں ماتحتوں کی رپورٹوں پر فیصلہ نہ کریں۔ آگے اس نے لکھا تھا کہ گو اس کے خلاف ایک انگریز افسر نے شکایت کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے وہ ایسا راست باز ہے کہ جب تک اس نے پوری تحقیق نہ کر لی ہو وہ سفارش نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے میں اس بات کو محکمانہ رپورٹ پر ترجیح دیتا ہوں۔ اب دیکھو جس شخص کی رپورٹ کو وہ رد کر رہا تھا وہ انگریز اور اپنے محکمے کا افسر تھا۔ لیکن اسے چونکہ یہ یقین ہو گیا تھا کہ میں واقعہ کی بلا تحقیق تائید نہیں کر سکتا اس لئے اس نے نہایت دلیری کے ساتھ لکھ دیا کہ خود رپورٹ کرنے والا افسر انگریز ہے۔ لیکن جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے وہ کبھی ایک غلط واقعہ کی تائید نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کی بات درست ہے اور محکمانہ رپورٹ غلط۔ پس سچائی کو اپنا شیوہ بناؤ کیونکہ سچائی دلوں کو موہ لیتی ہے اور دوسرے کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔

○○○

بقیہ صفحہ 2

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ امور قابل ذکر اور قابل صد توصیف ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ان عظیم الشان خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذیل میں سے ہیں جن کو جماعت کی تاریخ میں بطور امیر مقامی۔ بطور ناظر اعلیٰ اور بطور صدر مجلس مشاورت نہایت تاریخی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ کی چھوٹی صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ہیں۔ اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب جو آپ کی وفات تک ناظر تعلیم تھے حضرت صاحب نے آپ کی وفات کے بعد ان کو ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اولاد میں صاحبزادی امتہ الرؤف بیگم میر مسعود احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب ہیں۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ضلع جہلم اس موقع پر حضرت امام جماعت الرابع، حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی اولاد خاندان حضرت بانی سلسلہ اور دیگر متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب سوگواران کو یہ جانکاہ صدمہ برداشت کرنے کے لئے صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور صاحبزادہ صاحب کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ ضلع جہلم

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ سردی لگنے اور بخار کی وجہ سے چند دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سعید افضال احمد بٹ صاحب آف خیرپور (سندھ) عرصہ سے دل اور گلے کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب انکی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم امجد احمد باجوہ صاحب دار النصر غربی ربوہ کے ماموں مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب باجوہ ابن چوہدری فتح دین باجوہ صاحب ساکن داتہ زید کا حال TDA 368 ضلع لیہ مورخہ 98-1-9 رات تقریباً 10 بجے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 98 سال تھی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد مغرب بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم منصور احمد تاثیر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

○ تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے از راہ شفقت احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کیلئے برائے سال 98-1997ء مندرجہ ذیل عہدیداروں کی منظور عطا فرمائی ہے۔

۱۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب۔ صدر

۲۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم پروفیسر ناصر احمد صدیقی صاحب۔ نائب صدر

۳۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر صاحب۔ جنرل سیکرٹری

۴۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم ادریس اسماعیل صاحب۔ جائنٹ سیکرٹری

۵۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم نذیر احمد مظہر صاحب۔ سیکرٹری ریسرچ

۶۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم لیاقت علی خان صاحب۔ سیکرٹری فنانس

ایسوسی ایشن ہذا کی جانب سے مورخہ 16- جنوری 1998ء بروز جمعہ اجلاس عام مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی رہائش گاہ پر بوقت سوا چار بجے شام منعقد ہو گا۔ تمام رجسٹرڈ ہومیو ڈاکٹرز سے شرکت کی درخواست ہے۔ عصر کی عبادت وہیں ادا کی جائے گی۔

(جنرل سیکرٹری)

ہر بچہ کو وقف جدید میں شامل کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے 2 جنوری 98ء کو ہر بچہ کو وقف جدید میں شامل کرنے کے بارے میں فرمایا۔ "ایسا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو جو کام کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ حصہ ڈالتا ہے"

پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں۔ اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں۔

ناظم مال وقف جدید

فوری ضرورت چوکیدار ہوسٹل "دار الحمد" لاہور

○ احمدیہ ہوسٹل "دار الحمد" لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت صحت مند چوکیدار کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احمدی احباب فوری طور پر اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر صاحب محلہ / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (INFORMATION CELL) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا رہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

1۔ ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

2۔ اپنے شعبہ کا PROSPECTUS

3۔ اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں سانحہ مومن پورہ میں جاں بحق ہونے والے 23- افراد کی نماز جنازہ کے موقع پر بے قابو مشتعل مظاہرین نے پولیس کو بے بس کر دیا- ضلع کچہری ڈی سی' آفس- سینما اور 90 گاڑیاں نذر آتش کر دیں- ایک صوبائی وزیر اور ڈپٹی کمشنر کی گاڑی بھی جلا دی گئی- پوسٹ ماسٹر جنرل آفس کو بھی آگ لگا دی گئی- مشتعل نوجوانوں نے پٹرول پمپوں پر بھی حملہ کئے- جناح ہال پر بھی حملہ کیا گیا- لیکن پولیس نے مزاحمت کر کے پیچھے دھکیل دیا- دونوں طرف سے زبردست فائرنگ کی گئی- اندرون موچی دروازہ سے جب جنازے اٹھائے گئے تو ہزاروں افراد جلوس کے ساتھ تھے- نوجوان بر سر عام اسلحہ لہرا رہے تھے- رنگ محل چوک میں زبردست فائرنگ کی گئی- پولیس پارٹی کو ٹھکائی کر کے بھگا دیا گیا-

○ مظاہرین ڈی سی آفس میں داخل ہوئے تو ضلعی انتظامیہ کے تمام افسر' مجسٹریٹ اور دیگر اہلکار بھاگ کھڑے ہوئے- ایک درجن مجسٹریٹوں کی عدالتوں کو بھی آگ لگا دی گئی- ڈی- ایس پی سمیت متعدد پولیس اہلکار زخمی ہو گئے- حکومت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی گئی- مظاہرین نے شیلنگ کے دوران جنازہ ادا کیا-

○ مظاہرین نے گورنمنٹ کالج میں بھی کھڑی گاڑیاں جلا دیں- وکلاء اور شہری خوفزدہ ہو کر چھتوں پر چڑھ گئے- مظاہرین نے اسلحہ کی دوکانیں لوٹ لیں- انار کلی سے سیکرٹریٹ چوک تک میدان جنگ کا منظر تھا- ڈی سی آفس میں موجود ڈیڑھ سو سالہ ریکارڈ بھی جل کر خاک ہو گیا- جنازوں کو گورنر ہاؤس لے جانے سے روک دیا گیا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا- بھگوڑے مت بنو- لوگ گاڑیاں جلا رہے ہیں- ٹریفک بحال کراؤ- آئی جی پولیس میکلوڈ روڈ پہنچے تو مظاہرین نے آگے نہ جانے دیا-

○ مظاہرین کی فائرنگ سے لاہور کارپوریشن کے ڈپٹی سیکرٹری سمیت 14 افراد زخمی ہوئے- ٹریفک کے تمام اشارے توڑ دیئے گئے- پتھراؤ سے ایک درجن راہ گیر بھی زخمی ہوئے- شہر دھوئیں سے اٹا رہا- سڑکوں پر جلتے ٹائر جلتی گاڑیاں اور شیشوں کے ٹکڑے بکھر گئے- لاہور بھر میں زبردست ہنگاموں کو کنٹرول کرنے کے لئے رینجرز طلب کر لی گئی- مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی فائرنگ اور آنسو گیس استعمال کی گئی-

○ سانحہ مومن پورہ پر وفاقی کابینہ نے اظہار مذمت کیا ہے- وزیر اعظم کی صدارت میں ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں امن و امان کی صورتحال پر تفصیلی غور کیا گیا-

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ ملک کے خلاف گھناؤنی سازش ہوئی ہے- انہوں نے تحریک جعفریہ کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں نے فرقہ واریت کو ہوا دینے کے لئے منصوبہ بندی سے واردات کی ہے-

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ سید ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ جنازے پر فائرنگ سے بھارتی مظالم کی یاد تازہ ہو گئی ہے اتنے بڑے سانحہ کے بعد حکمرانوں کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں- کارکن جمعہ کے روز احتجاج کریں-

○ تحریک جعفریہ پنجاب کے صدر واجد علی نقوی نے کہا ہے کہ توڑ پھوڑ کرنے والوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں-

○ لاہور میں خوف کی فضاء رہی- تجارتی سرگرمیاں معطل ہو گئیں- اور ٹریفک کا نظام درہم برہم رہا- تعلیمی ادارے قبل از وقت بند کر دیئے گئے-

○ سانحہ مومن پورہ پر غیر ملکی نشریاتی اداروں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سانحہ سے پورے ملک میں ہلچل مچ گئی ہے- اور حکومت کے لئے نیا چیلنج پیدا ہو گیا ہے- وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ یہ واردات شیعہ سنی عسکریت پسند تنظیموں کے درمیان جاری تشدد کی ایک کڑی ہے- عوام نے اس پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے- فرقہ وارانہ تشدد کا یہ واقعہ اقتصادی مسائل سے دوچار نواز شریف حکومت کے لئے نیا چیلنج ہے- بی بی سی نے کہا ہے کہ اس حملے سے پورے ملک میں ہلچل مچ گئی ہے-

○ سانحہ مومن پورہ کے بعد لاہور کی مختلف ساجد اور مدارس پر چھاپے مارے گئے- دو افغانیوں سمیت درجن سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

○ مشتعل ہجوم نے لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج کی کار پر بھی حملہ کیا- ناصر باغ کے قریب گاڑی کو شدید نقصان پہنچایا- جج کی اہلیہ اور ڈرائیور بمشکل جان بچا کر نکل آئے- ان کی گاڑی نذر آتش کر دی گئی-

○ پنجاب بھر میں سپاہ صحابہ کے سینکڑوں کارکنوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے-

○ سپاہ صحابہ کے رہنماؤں نے گرفتاریوں پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ زیادتی برداشت نہیں کریں گے ہم دہشت گردی پر یقین نہیں رکھتے- لشکر جھنگوی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں-

○ محکمہ داخلہ پنجاب کے ایک نوٹیفکیشن میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دہشت گردی یا تخریب کاری کی واردات ہو سکتی ہے- کیونکہ بعض نامعلوم حملہ آور ہوائی اڈوں' ریلوے سٹیشنوں' بینکوں' ڈاکخانوں اور تھانوں کو دھماکہ خیز مواد سے نشانہ بنانا چاہتے ہیں- ڈاک پارسلوں کے ذریعہ بھی دہشت گردی کا خطرہ ہے- پارسل بکنگ سٹاف کوئی بھی پارسل بک کرتے وقت تمام قوانین پر سختی سے عمل کریں- محکمہ ڈاک کو ہدایت کی گئی ہے کہ مشکوک شخص کی فوراً اطلاع دیں-

○ سانحہ مومن پورہ کی مذمت کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خون حکومت کی گردن پر ہے- اسے مستعفی ہو جانا چاہئے-

○ حکومت پنجاب نے تمام فرقہ وارانہ جماعتوں کے خلاف اپریشن کا فیصلہ کیا ہے-

○ ایک سرکاری پریس ریلیز کے مطابق حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ لاہور میں دہشت گردی میں ملوث مجرموں کے بارے میں ٹھوس اطلاع دینے والے کو 10- لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا-

○ سانحہ مومن پورہ میں استعمال ہونے والی جیپ تھانہ موچی گیٹ کے سامنے کھڑی کر گئے- جس پر جعلی نمبر پلیٹ لگی تھی-

○ صوبائی دارالحکومت میں سانحہ مومن پورہ کی شدید ہنگامہ آرائی اور پرتشدد واقعات کے دوران توڑ پھوڑ سے 40 کروڑ کا نقصان ہوا ہے-

○ تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے اسلام آباد میں بھی مظاہرہ کیا-

○ گلبرگ لاہور میں ڈاکوؤں نے کویت پلٹ شہری کو ذبح کر کے گھر سے 12- لاکھ روپے لوٹ لئے ہیں- بیوی کو خنجر مار کر زخمی اور اس کی والدہ کو بے ہوش کر دیا-

○ لاہور میں ڈی ایس پی کے ڈرائیور سے موٹر سائیکل چھین لی گئی ہے-

○ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے پرائمری سکولوں میں کاغذ پنسل کے استعمال پر پابندی لگانے کے ساتھ سکولوں میں تختی اور سلیٹ کا استعمال پھر سے شروع کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں-

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے پولیس کو قابو میں رکھنے کے لئے ہر تھانے کے لئے الگ الگ جسٹس آف پیس لگانے کا فیصلہ کیا ہے- جسٹس آف پیس تھانہ نگران کیٹیوں کے سربراہ ہونگے-

○ چین میں زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد 200 تک ہو گئی ہے ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہیں-

○ بنگلہ دیش میں سردی سے مرنے والوں کی تعداد 150 تک ہو گئی ہے-

●SELECT WITH CARE ......
...... DEAL WITH DARE●
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
6 - بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک نیاد عمر اسد M.Sc
آفس 211367
رہائش 367

ایک دام ہر قسم کی لیڈیز و جنٹس کی بہترین ورائٹی کا مرکز
واحد کلام
ماڈرن کلاتھ ڈپو MCD
نزد انسفادر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر، حضور احمد
فون دوکان 410416 رہائش 428838

"ربوہ میں پہلی مرتبہ ملکی وغیر ملکی تجربہ کے ساتھ ماہرانہ نگرانی میں پودوں کی نرسری اور لینڈ سکیپنگ کی سہولت، جس میں ہر قسم کے پھلدار، پھولدار اور آرائشی پودے دستیاب ہیں نیز اپنے گھر، کوٹھی کے لان کی آرائش وزیبائش، ڈیزائننگ اور لینڈ سکیپنگ کروائیں۔
ایور گرین نرسری
22/1 دارالفضل ربوہ
فون 212012

ربوہ میں ہومیوپیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
فون 213156 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ بہترین تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان : 212837
رہائش : 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف